روٹی گِر جائے، تو اٹھا کر چومنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD-8466 تاریخ:24-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ جب کبھی بچے یا بڑے کے ہاتھ سے روٹی گِر جائے، تو اُسے اٹھا کر چُوما جاتا ہے اور چومنے کا مقصد رزقِ الٰہی کی تعظیم ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یوں روٹی کو چومنا کیسا ہے؟ کیا اِس میں کوئی شرعی ممانعت تو نہیں، کیونکہ ہمارے ایک فیملی ممبر یوں روٹی چومنے پر اعتراض کرتے ہیں اور اِسے درست نہیں سمجھتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

گِری ہوئی روٹی کو اٹھا کر چوم لینے میں شرعاً کوئی حرج اور مضائقہ نہیں، بلکہ فقہائے کرام نے بغرضِ تعظیم چومنے کو اچھا اور مستحسن قرار دیا ہے، لہٰذا اِسے غلط کہنا یا سمجھنا درست نہیں۔ ایک مسلمان یقیناً روٹی کو خدا کا عطا کردہ قابلِ قدر و احترام رزق اور نعمت سمجھ کر چُومتا ہے اور یوں نعمتِ خداوندی کی قدردانی کرتے ہوئے چوم لینا قطعاً قابلِ اعتراض نہیں، بلکہ ہمارا دینِ متین رزق اور بالخصوص روٹی کی تعظیم واِکرام اور اَدب واحترام کا درس دیتا ہے۔ سیرتِ نبویہ میں اِس کی واضح عملی تعلیمات موجود ہیں۔

چنانچہ ابو عبد اللہ امام محمد بن ماجہ قُزوینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:273ھ/887ء) روایت نقل کرتے ہیں:"عن عائشة قالت: دخل النبي صلى اللہ عليه وسلم البيت فرأى كسرة ملقاة، فأخذها فمسحها ثم أكلها، وقال: يا عائشة! أكرمي كريمك، فإنها ما نفرت عن قوم قط

فعادت إليهم" ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکان میں تشریف لائے۔ روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اُس کو لے کر پونچھا، پھر تناول فرما لیا اور فرمایا: عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے، تو لوٹ کر نہیں آئی۔ (یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے، تو پھر واپس نہیں آتا۔)

(سنن ابن ماجہ، 451/04، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیہ)

مذکورہ بالا روایت عملی درس تھا، اب بصورتِ امر واضح فرمان پڑھیے کہ جس میں روٹی کے اکرام واحترام کا حکم دیا گیا، چنانچہ ابو عبد اللہ علامہ حکیم ترمذی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (وِصال: 320ھ/ 932ء) نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "أكرموا الخبز" ترجمہ: اے لوگو! روٹی کا احترام کرو۔ (نوادر الاصول فی احادیث الرسول، 332/02، ط: دار الجیل، بیروت)

"مشکوۃ المصابیح" میں ہے: "عن أبي هريرة قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتي بباكورة الفاكهة وضعها على عينيه وعلى شفتيه وقال: «اللهم كما أريتنا أوله فأرنا آخره» ثم يعطيها من يكون عنده من الصبيان" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ جب آپ کی بارگاہ میں نیا موسمی پھل پیش کیا جاتا، تو آپ اُسے آنکھوں پر لگاتے، **ہونٹوں پر رکھ کر چومتے** اور دعا کرتے: اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا آخِرَهُ۔ (دعا پڑھنے کے بعد) وہ پھل اپنے پاس موجود کسی بچے کو عطا فرما دیتے۔ (مشکوۃ المصابیح، 913/02، ط: المکتب الاسلامی، بیروت)

اِس روایت کے تحت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (وِصال: 1391ھ/ 1971ء) لکھتے ہیں: "اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو چومنا، آنکھوں سے لگانا سنت ہے، لہٰذا قرآن شریف، حدیث شریف، حضور انور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبرکات چومنا سنت سے ثابت ہے، بعض روٹی چومتے ہیں، اُن کی دلیل یہ حدیث ہے۔"

(مرأۃ المناجیح، 360/04، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(وِصال:1252ھ/1836ء) نقل کرتے ہیں:”کون تقبيل الخبز بدعة فصحيح ولكن البدعة لا تنحصر في الحرام بل تنقسم إلى الأحكام الخمسة ولا شك أنه لا يمكن الحكم على هذا بالتحريم لأنه لا دليل على تحريمه ولا بالكراهة لأن المكروه ما ورد فيه نهي خاص ولم يرد في ذلك نهي، والذي يظهر أن هذا من البدع المباحة فإن قصد بذلك إكرامه لأجل الأحاديث الواردة في إكرامه فحسن“ترجمہ: روٹی چومنے کا بدعت ہونا اپنی جگہ درست ہے، لیکن ہر بدعت صرف ”حرام“ ہی نہیں ہوتی، بلکہ یہ پانچ احکام واقسام میں منقسم ہوتی ہے اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ روٹی چومنے پر حرام ہونے کا حکم لگانا، قطعاً ممکن نہیں، کیونکہ اِس کی حرمت پر کوئی دلیل نقلی موجود نہیں، یونہی کراہت کا حکم بھی نہیں لگایا جا سکتا، کیونکہ مکروہ کا حکم تب ہوتا ہے کہ جب اُس کے متعلق بالخصوص نَہی وارِد ہو اور روٹی چومنے کے متعلق کوئی ممانعت بھی وارِد نہیں، لہٰذا یہ چیز واضح ہوئی کہ روٹی چومنا مباح بِدعات میں سے ہے اور ہاں اگر کوئی شخص روٹی کے اِکرام و تعظیم میں وارِد احادیث کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بقصدِ تعظیم چومتا ہے تو یہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

(العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ، 576/02، ط: دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(وِصال:1340ھ/1921ء) نے لکھا:”قد نصوا على استحسان تقبيل المصحف وايدى العلماء ارجلهم والخبز“ترجمہ: فقہائے اسلام نے قرآن مبین، علمائے دین کے ہاتھوں اور قدموں، نیز روٹی چومنے کے مستحسن اور اچھا ہونے پر واضح نصوص وارِد فرمائیں۔ **(فتاویٰ رضویہ، 475/22، ط: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

06 صفر المظفر 1445ھ/24 اگست 2023

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے